Lesson 210 Surah Rum 28-40 tafsir

آیت نمبر 28۔ ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

ترجمہ۔ وہ تمہیں خود تمہاری اپنی ہی ذات سے ایک مثال دیتا ہے کیا تمہارے اُن غلاموں میں سے جو تمہاری ملکیت میں ہیں کچھ غلام ایسے بھی ہیں جو ہمارے دیئے ہوئے مال و دولت میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہوں اور تم اُن سے اُس طرح ڈرتے ہو جس طرح آپس میں اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو؟ اس طرح ہم آیات کھول کر پیش کرتے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ۔ ضَرَبَ لَكُم بیان کی تمہارے لئے **مَّثَلًا** مثال **مِّنْ أَنفُسِكُ** تمہاری اپنی ہی ذات سے ، وہ تمہیں خود تمہاری اپنی ہی ذات سے ایک مثال دیتا ہے اور مثال کیا ہے؟ **هَل لَّكُم** کیا تمہارے لئے **مِّن مَّا** میں سے کچھ **مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم** مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ اللہ رب العزت اس مثال میں کیا بات میرے اور آپ کے سامنے رکھتے ہیں کیا بات پوچھتے ہیں بہت اہم سوال ہے جو میرے اور آپ کے سامنے رکھ کر اللہ رب العزت پوچھتے ہیں کہ کیا تمہارے ان غلاموں میں سے جو تمہاری ملکیت میں ہیں **هَل لَّكُم** کیا تمہارے لئے **مِّن مَّا مَلَكَتْ** ملکیت میں ہیں **أَيْمَانُكُم** تمہارے دائیں ہاتھ تو ملکیت میں کون ہوتے ہیں؟ لونڈی ،غلام، نوکر چاکر کہ تمہارے نوکر چاکر تمہارے غلام جو تمہاری ملکیت میں سے ہیں **مِّن شُرَكَاءَ** کہ کیا اس میں شریک ہیں **فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ** جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے یہ جو تمہارے غلام جو تمہاری ملکیت میں ہیں ہمارے دیئے ہوئے مال و دولت میں سے تمہارے ساتھ شریک ہیں **مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ** شریک ہیں اس میں جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے **فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ** کیا تم اس میں برابر ہو۔ کیا سوال ہے؟ کیا پس تم اس میں برابر ہو کہ تم مالک ہو اور وہ ہیں تمہارے نوکر تو کیا تمہارے اختیارات میں وہ تمہارے ساتھ برابری میں ہیں **تَخَافُونَهُمْ** اور تم ان سے ڈرتے ہو، یعنی وہ ہیں غلام تم ہو آقا اور تم ان سے ڈرتے ہو **كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ** جس طرح سے تم ڈرتے ہو آپس میں **أَنفُسَكُمْ** یعنی اپنے آزاد لوگوں سے جس طرح کچھ ایسے لوگ ہیں تمہاری طرح کیا اختیار رکھتے ہیں یا تمہاری طرح آزاد ہیں خود مختار ہیں جس طرح تم ان سے ڈرتے ہو کیا تم اپنے غلاموں سے بھی ایسے ہی ڈرتے ہو **كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** اسی طرح ہم آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ میری پیاری بہنوں سورت **الروم** کی آیت نمبر 28 اس میں اللہ رب العزت نے توحید کے دلائل پیش کیے ہیں اور بڑے خوبصورت انداز میں ،ہم نے پچھلا جو سبق پڑھا اور اب تک جو سورت الروم پڑھی اس میں توحید اور آخرت کے ملے جلے دلائل تھے اور جن نشانیوں کی طرف اللہ رب العزت نے توجہ دلائی تھی۔ توحید کے دلائل تھے اور وہ دلائل ثابت کر رہے تھے کہ آخرت ہو کر رہے گی کہ جو رب ایسے اور ایسے کر سکتا ہے اس کی جتنی بھی آیاتِ قدرت تھیں وہ بتا رہی تھیں کہ آخرت ہو کر رہے گی مروگے پھر تمہیں کھڑا کیا جائے گا تمہیں اللہ کے حضور لایا جائے گا **تَخْرُجُونَ** تم بھاگے چلے آؤ گے کوئی نہ نہیں کر سکتا، کوئی بہانہ نہیں، کوئی سستی نہیں، کچھ نہیں بس حساب کتاب ہوگا اور وہ ہو کر رہے گا۔ اب یہاں سے اللہ رب العزت توحید کے زبردست دلائل دے رہے ہیں کیوں؟ اہلِ مکہ اللہ کو خالق بھی مانتے تھے اللہ کو مالک بھی مانتے تھے اللہ کو رب بھی مانتے تھے لیکن وہ اللہ کی صفات اور اختیارات میں دوسری مخلوقات کو شریک ٹھہراتے تھے ان سے دعائیں مانگنا، ان کے آگے نذر و نیاز پیش کرنا اور ان کا جو تلبیہ تھا وہ آپ پہلے بھی پڑھ چکیں ہیں ان کا تلبیہ بھی ایسا تھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے اور اپنی زبان سے اس موقع پر کہتے(**لَبَّیْکَ اللھم لَبَّیْکَ لَا**

شَرِيْکَ لَکَ إِلاَّ شَرِيْکًا ہُوَ لَکَ ، تَمْلِکُہُ وَ مَا مَلَکَ) یعنی اے اللّٰہ! میں حاضر ہوں میرے اللّٰہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں سوائے اس شریک کے جو تیرا اپنا ہے تو اس کا بھی مالک ہے اور جو کچھ اس کی ملکیت میں ہے تو اس کا بھی مالک ہے **تَمْلِکُہُ وَ مَا مَلَکَ** تو اب کیا ہے کہ اس مثال کے ذریعے اللّٰہ رب العزت بڑے خوبصورت انداز میں ایک بات سمجھاتے ہیں توحید کو بیان کرنے کے لئے اور مثال کیا ہے تھوڑی دیر کے لئے آیت کو ایک طرف رکھ کر آپ میری طرف متوجہ ہوں اور آپ سنیں کہ مثلاً آپ مالک ہیں اور آپ نے اپنے گھر میں کچھ نوکر رکھے ہوئے ہیں اور آپ دیکھیں تو دیکھنے کے لحاظ سے آپ کے پاس کان ہیں تو اس کے پاس بھی کان ہیں ان کے پاس بھی آنکھیں ہیں آپ کے پاس ہاتھ پاؤں ہیں تو ان کے پاس بھی ہاتھ پاؤں ہیں آپ دماغ سے سوچتے ہیں وہ بھی دماغ سے سوچتے ہیں یعنی جثہ کے اعتبار سے، نفس کے اعتبار سے وہ ایک ہی جیسے ہیں آپ اور ان میں انسان ہونے کے ناطے کوئی فرق نہیں ہے لیکن اب آپ دیکھیں جب شکل و صورت ہاتھ پاؤں دیکھنے کے اعتبار سے وہ آپ ہی جیسے ہیں تو آپ مالک ہیں وہ ہیں نوکر تو کیا آپ اپنے اختیارات میں کیا آپ اپنی مال و دولت میں ان کو بھی شامل کرتی ہیں مثلاً آپ یہ کہیں کہ چلو صبح سے لے کر دوپہر تک تو تم نے کام کیا یہ آپ کا اختیار ہے آپ مالک ہیں آپ کہیں کہ چلو دوپہر سے میں تمہاری نوکرانی بن جاتی ہوں شام تک اب میں نے کام کرنا ہے کبھی آپ نے ایسا کیا نہیں کیا آپ کے پاس جو آپ کی تنخواہ آتی ہے کیا آپ اپنی تنخواہ ان کو بھی دیتی ہیں مطلب آپ کا کوئی بینک بیلنس ہے آپ کی کوئی جائیداد ہے ان کے نام بھی ساتھ ساتھ لگواتی چلی جائیں کیونکہ وہ آپ ہی جیسے تو ہیں آپ ہی کے گھر میں تو رہ رہے ہیں تو آپ کے پاس جو بھی رزق ہے، مال و دولت ہے، سونا چاندی ہے، آپ کے پاس سونے کے دو سیٹ ہیں تو ان کو بھی سونے کے دو سیٹ دیتی رہی ہیں یہ یوں کہتے ہیں چلو یوں کرتے ہیں ایک تمہارا ایک میرا اور اچھا آپ اپنے گھر کے اندر کوئی کام کاج کرتی ہیں تو اپنے ہی جیسے، اپنے معیار کے جو لوگ ہوتے ہیں جو آزاد ہیں آپ آزاد ہیں اور لوگ بھی معاشرے میں آزاد ہیں آپ کے اوپر ان کا ایک رعب اور ڈر ہوتا ہے خوف ہوتا ہے حتیٰ کہ نوکروں کے معاملے میں بھی کہ نوکر باہر جا کر نہ کہہ دیں پھر فلاں کیا کہے گا میری یہ نوکرانی فلاں میری دوست کے گھر بھی کام کرتی ہے اور وہ آپ کی دوست آزاد ہے آپ جیسی ہے اختیارات بھی ہیں، دولت بھی ہے، مال بھی ہے اور آپ اس سے ڈرتی ہیں تو کیا آپ جیسے اس دوست سے ڈرتی ہیں یا اپنے جیسے انسانوں سے ڈرتی ہیں جو آزاد ہیں۔ نوکر غلام سے کیا ڈرنا آپ کے دائیں ہاتھ ان کے مالک ہوگئے آپ کو ان پر اختیار مل گیا ہے تو کیا اسی طرح آپ اپنے نوکروں سے بھی ڈرتی ہیں جیسے اپنے جیسے انسانوں سے ڈرتی ہیں تو آپ اپنی دولت میں ، اپنے اختیارات میں ، اور اپنے خوف میں برابری نہیں کرتیں نوکروں کے ساتھ، اپنے غلاموں کے ساتھ تو اللّٰہ رب العزت سوال رکھتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ جب تم اپنے غلاموں کو اپنے نوکروں کو یہ درجہ بھی نہیں دیتے کہ اپنے اختیارات میں ان کو شامل کرلو تمہارے ہی تو جیسے ہیں تم ان سے ایسے ڈرتے بھی نہیں جیسے کہ اپنے جیسے انسانوں سے ڈرتے ہو تو تمام مخلوقات میں سے جن، فرشتے، انسان اور یہ جو مختلف درخت ہیں پتھر ہیں اور بہت سے اور یہ دوسرے تم نے کیسے اللّٰہ کی خدائی میں برابر کے شریک کر لئے ہیں بڑی خوبصورت مثال ہے اب آپ اس آیت کو پھر سے پڑھیں آپ کو خود ہی پوری بات سمجھ آ جائے گی۔ **ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** وہ تمہیں خود تمہاری اپنی ذات سے ایک مثال دیتا ہے کہ تم آقا اور وہ تمہارے نوکر ایک ہی جیسے لوگ ہیں دیکھنے کے لحاظ سے **هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ** کہ تمہارے غلاموں میں سے جو تمہاری ملکیت میں ہیں کچھ غلام ایسے بھی ہیں جو ہمارے دیئے ہوئے مال و دولت میں شریک ہوں **شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ** ہمارے دیئے ہوئے مال و دولت میں وہ تمہارے شریک ہو جائیں **فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ**

کیا وہ تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں **فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ** کیا اس مال و دولت میں ان اختیارات میں وہ تمہارے ساتھ برابری کرتے ہیں؟ نہیں کرتے ناں **تَخَافُونَهُمْ** اور تم ان سے ڈرتے ہو کیسے ڈرتے ہو؟ کے" مَانند، مثال **كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ** جیسے کہ تُم اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو یہ مطلب ہے اس کا اور تم ان سے کیا اسی طرح ڈرتے ہو جس طرح کے اپنے طرح کے لوگوں سے ڈرتے ہو تو یہ کیسی عجیب دھاندلی ہے کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی کائنات ہے، اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوق ہے، اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں اور پھر تم بے تکلفی کے ساتھ ان کو خدائی میں شریک ٹھہراتے ہو یہ کیسی احمقانہ باتیں ہیں ،بڑی عجیب باتیں ہیں۔ **كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** اسی طرح ہم کھول کھول کر بیان کرتے ہیں، **فَصِّلُ** تفصیل سے بیان کرنا، کھول کھول کے واضح کر کے، **نُفَصِّلُ** ہم کھول کر بیان کرتے ہیں نشانیاں **لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** ایسی قوم کے لئے جو عقل رکھنے والی ہے کتنی خوبصورت بات ہے اور آپ اس سے یہ بھی مثال لے سکتی ہیں مثلاً آپ دیکھیں کہ کوئی شوہر ہے اس کی دو بیویاں ہیں ایک عورت کیا کرتی ہے وہ دوسری عورت کو برداشت نہیں کرتی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ چاہے اور وہ عدل کر سکتا ہے اور نان نفقہ کی ذمہ داری اگر ادا کر سکتا ہے تو پھر کیا ہے پھر وہ دوسری شادی کر سکتا ہے لیکن عورت کیا کرتی ہے عورت اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہیں ہے۔ اور میں آپ کو ایک بات بتاتی ہوں حضرت میمون رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ توحید اس وقت تک توحید نہیں جب تک انسان شرک کی کامل نفی کر کے اس سے واقعی بے نیاز نہ ہو جائے۔ اور بڑی خوبصورت مثال ہے یہ ایک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک بزرگ کی محفل میں ایک خاتون نقاب اوڑھ کر آئی اور ان سے کہا کہ میرا شوہر دوسری شادی کرنا چاہتا ہے آپ اسے ایسا کرنے سے روکیں بزرگ نے معذوری ظاہر کرتے کہا کہ بی بی میں بھلا اسے کیسے روک سکتا ہوں خاتون نے کہا حضرت اگر میں اپنا نقاب اٹھا کر آپ کو اپنی صورت دکھا دوں تو آپ مان جائیں کہ میں اپنے مطالبے میں حق بجانب ہوں کیا مطلب تھا اس کا کہ میں اتنی خوبصورت اور میرا شریک آ جائے بزرگ نے پوچھا وہ کیسے خاتون نے کہا میں اس قدر خوبصورت ہوں کہ مجھ جیسی حسین عورت کا کوئی شریک نہیں ہونا چاہئے بزرگ یہ سن کر شدت تأثر سے بے ہوش ہو گئے جب وہ ہوش میں آئے تو لوگوں نے اس طرح بے حال ہونے کا سبب دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ جب اس خاتون نے کہا کہ میں اس قدر خوبصورت عورت ہوں کہ مجھ جیسی عورت کا کوئی شریک نہیں ہونا چاہئے تو مجھے نیلے آسمان کے پرے سے ایک آواز یہ کہتی ہوئی محسوس ہوئی ذرا اس عورت کو تو دیکھو کہ محض اس لئے کہ ہم نے اسے کچھ حسن عطا کر دیا ہے یہ شریک گوارہ نہیں کرتی اگر یہ معمولی حسن کی مالک ہوتے ہوئے شریک سے اس درجے متنفر ہے تو پھر ہم جو حسن کے خالق ہیں آخر ہم شریک کو کیسے گوارہ کر سکتے ہیں۔ **كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ**

آیت نمبر 29۔ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ
ترجمہ۔ مگر یہ ظالم بے سمجھے بوجھے اپنے تخیلات کے پیچھے چل پڑے ہیں اب کون اُس شخص کو راستہ دکھا سکتا ہے جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو ایسے لوگوں کا تو کوئی مدد گار نہیں ہو سکتا

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ بلکہ اتباع کر لی یہاں پہ یہ نہیں کہا اطاعت کر لی اتباع کر لی پیروی کر لی **الَّذِينَ** ان لوگوں نے جو **ظَلَمُوا** جو ظالم ہیں جو ظلم کر رہے ہیں افسوس کے لوگ پیچھے

چلنے لگے افسوس کے لوگوں نے پیروی اختیار کر لی اب یہ ظالم پیروی کر رہے ہیں، پیچھے پیچھے چل رہے ہیں اصل بات کیا ہے کہ ظالم پیروی کر رہے ہیں ظلم کرنا کیا ہے؟ کسی کو کسی کا حق نہ دینا کسی چیز کو اس کی اصل جگہ پہ نہ رکھنا اگر آپ کرسی کو اٹھا کے میز پر رکھ دیں تو یہ ظلم ہے۔ شرک کرنا بھی ظلم ہے اور ہر گناہ بھی ظلم ہے تو یہ لوگ ظلم کر رہے ہیں پیروی اختیار کر لی کس چیز کی **أَهْوَاءَهُم** اپنی خواہشات کی **(ہ و ی)** کے معنی کیا ہوتے ہیں بلندی سے نیچے گرنا اور خواہش کو بھی ھوا کہا جاتا ہے خواہشات کیا کرتی ہیں بلندیوں سے اٹھا کر نیچے گراتی ہیں

؎ "ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے"

افسوس کے لوگوں نے ایسے خدا کو چھوڑ کر جس کی ایسی ایسی آیات قدرت جس کے ایسے ایسے اختیارات خالق ، مالک ، حاکم ،الہ ،رب بے شمار اس کی صفات، بے شمار اس کے کمالات اور افسوس کے پھر بھی لوگوں نے اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کر لی اور کی کیوں اس کی وجہ کیا تھی؟ **بِغَيْرِ عِلْمٍ** بغیر علم کے، بغیر سوچے سمجھے انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کر لی **فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ** پس کون راستہ دکھائے، کون سجھائے، کون رہنمائی کرے **مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ** جس کو اللّٰہ ہی گمراہ کر دے **وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ** ایسے لوگوں کا تو کوئی مددگار ہو نہیں سکتا اب بات کیا ہے کہ جو ضدی ہیں جہالت پسند ہیں علم نہیں ہے تو جاہل ہیں کوئی بنیاد نہیں ہے کوئی دلیل نہیں ہے ایسے ہی اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں اور بھٹکے ہیں اور آپ یہ بات پڑھ چکی ہیں کہ اللّٰہ اُسی کو رہنمائی دیتا ہے جو رہنمائی لینا چاہتے ہیں جو بھٹکنا چاہتا ہے اللّٰہ اُس کو بھٹکنے کے لئے پھر چھوڑ دیتا ہے تو یہاں پہ بھی وہ بات ہے کہ کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کے لئے بھٹکنا پسند کر لیا گمراہ ہونا پسند کر لیا تو اللّٰہ نے ان کو گمراہ کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا پھر جسے اللّٰہ نے بھٹکا دیا ہو اسے کون راستہ دکھا سکتا ہے تو اے محمد ﷺ اہلِ مکہ توحید پرست نہیں بن رہے اگر یہ شرک کر رہے ہیں تو انہوں نے شرک کی راہ اپنے لئے پسند کر لی ،اللّٰہ نے شرک کے راستے ان کے لئے آسان کر دیئے اب ان کو کون راہ راست دکھا سکتا ہے کیا تم دکھا سکتے ہو کون دکھا سکتا ہے **وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ** ایسے لوگوں کا تو کوئی مددگار نہیں ہے۔ **ناصر** کی جمع **نَّاصِرِينَ** ہے کوئی ان کا مدد کرنے والا نہیں ہے جو گمراہ ہیں کوئی ان کو فائدہ نہیں اب دے سکتا جیسے رسول اللّٰہ ﷺ اور مسلمان تمنا کیا کرتے تھے کہ کوئی معجزہ ہی آ جائے کہ ان کے دل بدل جائیں اور پھر جب قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا اور جب عذاب میں یہ ڈالے جائیں گے کوئی ناصر نہیں ہوگا جو ان کو عذاب سے پھیر دے کوئی مددگار نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے کوئی شفیع نہیں ہوگا جو ان کی سفارش کر دے اللّٰہ رب العزت نبی ﷺ کو پیغام دیتے ہیں نبی ﷺ کو حکم کے انداز میں کہتے ہیں

آیت نمبر 30۔ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ۔ پس (اے نبی ﷺ اور نبی ﷺ کے پیروؤں) یک سُو ہو کر اپنا رُخ اِس دین کی سمت میں جما دو، قائم ہو جاؤ اُس فطرت پر جس پر اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللّٰہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی، یہی بالکل راست اور درست دین ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں.

فَأَقِمْ پس جما دو پس قائم کر لو تو یہاں پہ حکمیہ صیغہ ہے بس متوجہ کرو **وَجْهَكَ** اپنے چہرے کو **لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ** دینِ حنیف کی طرف اپنا رخ دینِ حنیف کی طرف پھیر دو حنیفہ، حنیف کونسا دین ہے؟

خالص، حنیف یک سوئی کو کہتے ہیں لمحہ بھر کے لئے بھی کبھی یہ پشیمانی نہ ہو کہ پھر سود پر گھر کیوں نہ لیا لمحہ بھر کے لئے بھی لوگ حرام کام کر رہے ہیں تو دل میں یہ خیال نہ آئے کہ یہ ڈیزائن اور فیشن بڑا اچھا ہے غیبت چغلی اور دھوکے سے فریب سے چوری ڈاکہ زنی سے لوگوں نے گھر بنا لئے اور
اپنا معیار زندگی اچھا کر لیا بڑے عقل مند وہ بن گئے ذرا دیر کے لئے بھی یہ خیال نہ آیا کہ میں بھی ایسے غلط نمبر لگوا لیتی میں بھی جعلی سرٹیفکیٹ بنوا لیتی میں بھی کسی کو رشتہ دے دیتی اپنے لئے یا اپنے بچوں کے لئے ،حنیفہ ، سب سے کٹ کر اس سے جڑ جاؤ

ے سو خداوند ملے ایک سے ایک سجدہ طلب
انسان سخت مراحل سے خدا تک پہنچا
ے نا خدا سے لے کے کشتی جب خدا پہ چھوڑ دی
خود ہی موجیں لے چلیں کشتی کو ساحل کی طرف

یہ ہے مسلم حنیف بننا تو اب نبی ﷺ کو کہا جا رہا ہے کہ اے محمد ﷺ اپنا رخ پھیر دو دین حنیف کی طرف۔ دین کسے کہتے ہیں؟ زندگی گزارنے کے طریقے کو اور ہمارا دین کیا ہے **إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ** (19- سورت آل عمران) سوشلزم کمیونزم یا پھر دنیا میں جو بھی نظامِ مختلف جو کسی نے پیش کیا یا کسی جمہوری بندے نے پیش کیا کسی بھی دنیا کے ملک کا کوئی بھی نظام ہو وہ نہیں مطلوب تو تمہارے لئے اللّٰہ نے کیا پسند کیا ؟ **رَضيتُ باللّهِ ربًّا، وبالإسلامِ دينًا۔** اللّٰہ نے تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا اللہ کی پسند میری اور آپ کی پسند ہے آپ بہت سے کاموں میں کہتے ہیں یہ میرے بچے کو اچھا لگتا ہے۔ میاں بیوی روزہ رکھ رہے تھے کوئی پرواہ نہیں تھی بیٹے نے روزہ رکھا تو آج پیزا بن گیا بیٹے کی پسند ہے آج پیزا ہی بنے گا بچے کو جو پسند ہے مجھے بھی پسند ہے کوئی بات نہیں ،جو شوہر کو پسند ہے آج وہ کپڑے پہنے ہیں کبھی شوہر کی پسند کبھی بیوی کی پسند کبھی دوستوں کی پسند کیا اللّٰہ سے اتنی محبت بھی نہیں کرنا چاہتے جتنی ایک بیٹے سے جتنی ایک بیوی سے جتنی ایک شوہر سے جتنی ایک دوست سے کرتے ہیں کیا اللّٰہ کو اتنی وقعت بھی نہیں دے سکتے کیا اللّٰہ سے اتنا پیار بھی نہیں کر سکتے کیا اللّٰہ کیلئے اتنی غیرت بھی ہمارے پاس نہیں ہے کیا اللّٰہ کے دین سے اتنی محبت بھی ہم میں نہیں ہے دل چاہتا ہے یا نہیں چاہتا، مشکل لگتا ہے یا آسان، بوڑھے ہو گئے ہیں یا جوان، وسائل ہیں یا نہیں مشکلات کا دور ہے مکی دور ہے صحابہ مشکلات کی چکی میں پس رہے ہیں پٹ رہے ہیں نوکریاں چھوٹ رہی ہیں لہو لہان ہو رہے ہیں زخمی زخمی ہیں ہجرت پر مجبور ہیں اور ایسے میں نبی ﷺ کو حکمیہ انداز میں کہا جا رہاہے **فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا** اے نبی ﷺ یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دیجئے کسی اور طرف رخ نہیں کرنا اب کوئی اور راستہ اختیار نہیں کرنا کسی بات کی طرف سوچنا بھی نہیں اگر سوچو گے تو مسلمان بن کر سوچنا پسند ہو تو مسلمان کی پسند ہو تمہاری قدریں ہوں تو اسلامی تمہارا معیار ہو تو اسلامی تمہارا اخلاق اور کردار ہو اور تمہارے کردار پر ٹھپہ ہو تو **صبغة الله** کا، وہی کرنا ہے انفرادی زندگی میں اور اجتماعی زندگی میں جو اللّٰہ کو پسند ہے جس طریقے پر چلنے کا اللّٰہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہا رسول اللّٰہ ﷺ کو جا رہا ہے اور رسول اللّٰہ ﷺ کس کے لئے مثالی نمونہ ہیں میرے اور آپ کے لئے رسول اللّٰہ ﷺ کے ساتھ مجھے اور آپ کو بھی کہا جا رہا ہے رسول اللّٰہ ﷺ کے پیروکاروں کو بھی یہی حکم دیا جا رہا ہے اب آپ دیکھ لیں کہ ہم دوسروں کی پسند نہ پسند کا کتنا خیال رکھتے ہیں کسی نے تحفہ دیا سوٹ پسند نہیں تھا اس لئے پہن کے چلے گئے کہ آج وہ دیکھے تو خوش ہو جائے اس لئے کہ اس نے مجھے دیا ہے نا پھول گلاب کا بالوں پر لگا لیا کہ شوہر کو اچھا لگے وہ میرے لئے پھول لے کر آئے ہیں بہت کچھ میں

اور آپ کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کے لئے۔ دل نہیں بھی چاہتا اُداس ہیں غم زدہ ہیں کبھی ماں باپ کی خوشی کبھی اولاد کی کبھی شوہر کی کبھی دوستوں کی کبھی رسم و رواج زمانے کے ،کبھی قدریں دنیا کی ،کہ آپ Valentine’s Dayمنا رہے ہیں کیا اس کو کہتے ہیں دین پر جم جانا کیا اس کو مسلم حنیف کہتے ہیں کبھی **bridal shower** مناتے ہیں ، baby shower(گود بھرائی) مناتے ہیں، mother day، father day حالانکہ کیا کہا تھا یہ تمہاری جنت اور جہنم ہیں **وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا** ہر وقت ان کے ساتھ نیکی کرنی ہے ہر دن ہر رات ہر صبح ہر شام والدین کا دن منانا تھا اور کونسا دن مناتے ہیں Halloween مناتے ہیں سارا سال پیٹھا نہیں پکائیں گے اس موقع پر پکائیں گے اس لئے کہ وہ Halloween کاموقع ہے سارا سال نہیں پکاتے ہیں تو اس دن بھی کیوں پکاتے ہو پھر اس موقع پر مت پکاؤ اس لئے کہ ان کی یہ رسم ہے، ان کی یہ قدر ہے یہ عقیدے سے منسلک کرتی ہے ابھی یہ جو کرسمس کے دن تھے جھنڈیاں اور یہ لائٹیں دیکھ کر خوش نہ ہوں اس کو دیکھ کر دل افسردہ نہ ہوں کہ کیا خوبصورت لگتی ہیں آؤ ہم بھی تم بھی چلیں دیکھنے کے لئے اسکے پیچھے عقیدہ کیا ہے؟ عقیدہ تثلیث ، تو یہ رنگ ڈھنگ اختیار نہیں کرنے **فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا** ۚ کس دین حنیف پر قائم ہونا ہے **فِطْرَتَ اللَّهِ** اللّٰہ کی اس فطرت پر, اس تراش خراش پر جس پر اللّٰہ نے انسان کو تراشا خراشا قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اس کے معنی کیا ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انسان کو اس فطرت پر پیدا کیا ہے کہ اللّٰہ ہی انسان کا خالق ہے رب ہے اور معبود ہے اور اللّٰہ ہی کی بندگی کا طوق ڈال کر دنیا میں انسان آتا ہے **حدیث** کا مفہوم ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا (بخاری مسلم کی روایت ہے) ہر بچہ جو کسی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اصل فطرت انسانی پر پیدا ہوتا ہے یہ ماں باپ ہیں جو اسے بعد میں عیسائی یہودی یا مجوسی بنا ڈالتے ہیں۔ اس کی مثال ایسے بھی ہے ہر جانور کے پیٹ سے پورے کا پورا صحیح سالم جانور پیدا ہوتا ہے کوئی بھی کان کٹا لے کر نہیں آتا دنیا میں بعد میں مشرکین کیا کرتے تھے جاہلانہ رسموں کے طور پر ان کے کان کاٹ ڈالتے تھے اور مختلف بتوں کے نام پر ان کو چھوڑ دیتے تھے (پھر اسی طرح مسند احمد اور نسائی کی ایک روایت ہے) کہ ایک جنگ میں مسلمانوں نے دشمنوں کے بچوں تک کو قتل کر دیا رسول اللّٰہ ﷺ کو خبر ہوئی تو سخت ناراض ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ آج وہ حد سے گزر گئے اور بچوں تک کو قتل کر ڈالا ایک شخص نے عرض کیا کیا یہ مشرکین کے بچے نہ تھے رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بہترین لوگ مشرکین ہی کی تو اولاد ہیں پھر فرمایا ہر متنفس فطرت پر پیدا ہوتا ہے(فطرت سے مراد کیا ہے ؟ دین فطرت ،دین حنیف اللّٰہ کی بندگی کا دین لے کر ہر انسان پیدا ہوتا ہے) یہاں تک کہ جب اس کی زبان کھلنے پر آتی ہے تو ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں **حدیث** کا مفہوم ہے کہ ایک دن رسول اللّٰہ ﷺ نے اپنے خطبے کے دوران فرمایا میرا رب فرماتا ہے کہ میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف پیدا کیا تھا پھر شیاطین نے آ کر انہیں دین سے گمراہ کیا اور جو کچھ میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا اسے حرام کیا اور انہیں حکم دیا کہ میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جن کے شریک ہونے پر میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔ تو یہاں پر جو بات میرے اور آپ کے سامنے آ رہی ہے وہ کیا ہے کہ مکہ کی گلیوں میں توحید کا پیغام پہنچائیے توحید پرست بنئے اور نعرہ توحید بلند کیجئے رسول اللّٰہﷺ کو اور تمام صحابہ کو بھی کہا جا رہا ہے پوری دل جمعی کے ساتھ پوری یکسوئی کے ساتھ دین فطرت اور اسلام پر قائم ہو جائیے اور میرے اور آپ کے لئے بھی آج یہی پیغام ہے اور آپ دیکھیں کہ فلسطین میں چھوٹے چھوٹے بچےشہید کیے جا رہے ہیں اور رسول اللّٰہ ﷺ نے مسلمانوں کو کیا کہا کہ تم نے بچوں کو بھی مار دیا حالانکہ مشرکین کے تھے کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسلم دہشت گرد ہوتے ہیں اسلام نے جتنی جنگیں لڑیں اپنے دفاع کے لئے

لڑیں تو اصل بات کیا ہے **فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ** اس فطرت پر قائم ہو جاؤ جس پر اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے تو اس سے پھرمیرے اور آپ کے لئے کیا اصول نکلتا ہے اس کے بارے میں دو مشہور باتیں ہیں 1- پہلی بات کیا ہے کہ فطرت سے مراد اسلام ہے اور ہمیں اسلام کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے بچوں کو بھی اور خود بھی سارے جو اسلامی طور طریقے ہیں وہ ہمیں اپنی زندگی میں اپنانے چاہئیں نماز ہے روزہ ہے حج زکوٰۃ ہے نکاح ہے مرنا ہے جو کچھ بھی ہے جو غیر ضروری رسمیں اور طور طریقے ہیں ان کو اپنی زندگی سے نکال دینا چاہئے 2- دوسری بات مفسرین کیا کہتے ہیں کہ فطرت سے مراد استعداد ہے تخلیق انسانی میں اللہ تعالی نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ ہر انسان اپنے خالق کو پہچانے اور اس کو مانے یہ صلاحیت اور استعداد انسان کے اندر موجود ہے یہی وجہ ہے کہ انسان قرآن کا اسلام کا اور اسلامی باتوں کا اثر قبول کرتا ہے تو کیا کرنا چاہئے کہ اپنی استعداد کو بڑھانا چاہئے اور اپنے خالق کو پہچاننے کی فکر کرنی چاہئے یہ ہے اصل بات جس کے پیچھے مجھے اور آپ کو کوشش کرنی چاہئے اور پھر اسی طرح جیسے بعض لوگ اپنے بچوں کے سر پر بال چھوڑ دیتے ہیں کسی پیر کے نام کے لئے کہ وہ بال اس بات کی نشانی ہیں کہ یہ کسی کے نام کے لئے چھوڑے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اور بہت سی باتیں آپ سوچیں گی اور پہلے بھی آپ پڑھ چکی ہیں تو یہاں پر دراصل جو بتانا مطلوب ہے کہ یہ جو فطرت ہے توحید کی فطرت یا دین کی فطرت یا نیکی کی فطرت اس کو مسخ نہیں کرنا چاہئے صحیح تربیت کے ساتھ اس کی نشوونما کرنی چاہئے تاکہ ایمان اور توحید بچوں کے دل و دماغ میں راسخ ہو جائے تو یہاں پر اللّٰہ رب العزت کیا کہہ رہے ہیں **فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ** یہ کیا بات بتائی جارہی ہے کہ اللّٰہ کی تخلیق میں اللّٰہ کی بنائی ہوئی ساخت میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی اللّٰہ نے بندہ بنایا اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا اب یہ ساخت کسی کے بدلنے سے بدل نہیں سکتی معنی کیا ہیں آدمی بندے سے غیر بندہ نہیں بن سکتا ہے اور نہ ہی کسی غیر خدا کو اپنا خدا بنا لینے سے حقیقت میں وہ خدا بن سکتا ہے انسان کتنے ہی معبود کیوں نہ بنا لے وہ معبود بن نہیں سکتے کیوں کہ ان کے پاس کوئی اختیارات ہی نہیں ہیں وہ نہ توقسمتیں بنا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی اولاد دے سکتے ہیں ، دوسرے اس کے معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں تبدیلی نہ کی جائے جیسے فیشن کے طور پر بھی کوئی ایسا طور طریقہ اختیار نہ کیا جائے جو کہ اللّٰہ کی ساخت کی تبدیلی میں آتا ہے جیسے عورتیں ہوں وہ مردانہ پن اختیار کریں اور مرد ہوں تو وہ زنانہ پن اختیار کریں۔ اللّٰہ تعالیٰ کی ساخت میں تبدیلی نہ کریں جیسے اللّٰہ تعالیٰ نے کسی کو بیٹی بنایا تو کسی کو بیٹا بنایا اور بعض لوگ اسی پر ناراض رہتے ہیں کہ ہمیں بیٹی کیوں بنایا کاش کہ ہم بیٹا ہوتے یا لڑکا ہوتے بعض لوگ اس پر ناراض ہوتے ہیں کیا کرتے ہیں کہ بیٹیاں پیدا ہوتی ہیں تو لڑکوں والے کپڑے پہناتے رہتے ہیں آپ دیکھتے ہیں ان کے بال ان کی ساخت دیکھنے میں ایسا لگتا ہے کہ یہ لڑکا ہے حالانکہ وہ لڑکا نہیں ہوتا تو تبدیلی کسی طرح نہیں کرنی چاہئے نہ لباس میں نہ طور طریقوں میں اسی طرح دیکھنا چاہئے کہ مرد بن کر عزت ملے گی یا ہماری عزت ہمارے عورت پن میں ہے گھر کی ملکہ بنایا گیا ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دی بہن اور بیٹی کی شکل میں رحمت قرار دیا تو اصل بات کیا ہے **لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ** اللّٰہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی **ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ** یہی راست دین ہے یعنی یہ وہ دین ہے جس کی طرف یکسو اور متوجہ ہونے کا حکم دیا گیا ہے اب آپ دیکھ لیں یہاں پھر کیا بات پتہ چلتی ہے دین کے ساتھ الف لام بھی آگیا خاص دین قیم مبالغے کا صیغہ ہے اور اس کے معنی کیا ہیں کہ جیسے ہوتا ہے نا قوم ،قائم اقامت جیسے کوئی چیز قائم ہے کھڑی ہے تو معنی کیا ہیں فطرتِ سلیم پر قائم رہنا ہی سیدھا دین ہے اور صحیح طریقہ ہے جو خاص بات ہے وہ کیا ہے کہ انبیاء کرام کا دین بھی دینِ حنیف تھا دینِ فطرت تھا اور یہی جو سیدھا دین ہے یہی انسان کی عقل اور

فطرت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یہی اللہ تک پہنچنے کا سیدھا طریقہ ہے قریبی راستہ ہے اس میں کوئی خم اور پیچ نہیں ہے دینِ توحید دینِ حنیف کیا ہے یکسو ہو کر شرک کے تمام راستے کاٹ کر اپنا رخ دینِ توحید کی طرف پھیر دیا جائے **وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ** لیکن اکثر لوگ یہ بات جانتے نہیں ہیں ان کے پاس علم نہیں ہے اس لئے تو خواہشات کی پیروی کرتے ہیں

آیت نمبر 31۔ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
ترجمہ۔ (قائم ہو جاؤ اِس بات پر) اللّٰہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے، اور ڈرو اُس سے، اور نماز قائم کرو، اور نہ ہو جاؤ اُن مشرکین میں سے

4 باتیں ایک ہی آیت میں کہہ دیں۔ کیا باتیں کہیں جب فطرت پر قائم رہنا ہے تو کیا کرنا ہے۔ **مُنِيبِينَ إِلَيْهِ** اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے نمبر 1 ، نمبر 2: **وَاتَّقُوهُ** اسی سے ڈرتے ہوئے اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اور ڈرو اس سے **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ** اور نماز قائم کرو اور چوتھی بات یہ کہی **وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ** اور نہ ہو جاؤ مشرکین میں سے تو پہلی چیز کیا ہے کہ اللّٰہ کی طرف انابت کی جائے منیب کیا ہوتا ہے کسی کی طرف بار بار پلٹنا بار بار رجوع کرنا بار بار لوٹنا رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آزادی اور خود مختاری کا رویہ ہمیں نہیں اختیار کرنا چاہئے کسی کی بندگی نہیں کرنی چاہئے شرک نہیں کرنا چاہئے اگر کوئی کمی بیشی ہے اگر تھوڑی بہت کوئی غلطی ہے تو سب سے کٹ کر اللّٰہ کی طرف رجوع کیا جائے مثلاً آپ دیکھیں بچہ ہے بچہ تھکا ہارا ہو تو بھی ماں کی طرف لوٹتا ہے بھوکا ہو تو بھی ماں کی طرف آتا ہے کوئی ایک تھپڑ لگا دے تو بھی بھاگا ہوا ماں کی طرف آتا ہے چوٹ لگ جائے گر جائے تو ماں کی طرف آتا ہے ماں ماں پکارتا ہے تو بچے اور ماں کی مثال بڑی خوبصورت ہے کوئی بھی حال ہو حتیٰ کہ بڑے ہو جائیں شادی شدہ ہو جائیں جب بھی مشکل پریشانی ہے تو ماں باپ کو پکارا جاتا ہے رجوع کرتا ہے انسان اپنے ماں باپ کی طرف تو کیا کہا جا رہا ہے کہ اے لوگو **مُنِيبِينَ إِلَيْهِ** تم اللّٰہ کی طرف رجوع کرو اور رجوع کرنے سے مراد کیا ہے غیروں کی بندگی چھوڑ کر تم میرے بن جاؤ یہ جو کہا پیچھے **فَأَقِمْ وَجْهَكَ** یہ اس کی صفت ہے **مُنِيبِينَ إِلَيْهِ** کہ اللّٰہ کی طرف اپنے چہرے کی جو یکسوئی کرنی ہے تو کس طرح سے کہ ایسا ہوگا کہ دنیا کی محبت تمہیں اپنی طرف بلائے گی شیطان تمہیں اکسائے گا خواہشات نفس تمہیں اپنی پیروی پر مجبور کریں گی حرام تمہارے سامنے آئے گا بہت زیادہ بن کر دُگنا چگنا ہو کر اور جب شادی کرو گے بیٹوں کی بیٹیوں کی تو خیال آئے گا کہ ہم بھی ذرا رسمیں پوری کریں کوئی خواہشات اپنی پوری کریں ،میں اکثر اس بات پہ سوچتی ہوں ابھی کل پرسوں کسی کی مہندی کی تقریب کا اندازہ ہوا کہ پیلے کپڑے پہنے تھے یا سبز کپڑے پہنے تھے اگر پیلے اور سبز کپڑے نہ پہنے توکیا پھر مہندی نہیں لگ سکتی کیا فرق پڑتا ہے اور اس ایک رسم کے لئے خاص طور پر جوڑا بنانا اس کا کیا فائدہ ہے وہی جوڑا کسی غریب یتیم مسکین کے کام آجائے اسی کو جنت کی تیاری کیلئے دے دیا جائے مہندی لگائیں مہندی لگانے سے اسلام منع نہیں کرتا لیکن اپنے آپ کو ان رسموں کے بندھن میں میں اور آپ کیوں باندھتے ہیں تو بنگالیوں کے شادی ہوئی تو سب نے پیلی ساڑیاں پہن لیں میں نے کہا اچھا یہ بھی رنگ ہے کسی نے ہری ساڑیاں پہن لیں کوئی پیلے کپڑے پہن لیتا ہے کوئی کہتا ہے خالہ نے شوق سے بھیجا ہے کوئی کہتا ہے ممانی نے شوق سے بھیج دیا نانی دادی پیچھے بیٹھیں ہیں انہوں نے شوق سے بھیج دیا بھئی اور کم شوق ہیں صبغتہ اللہ کا لباس کیوں نہیں پہنتے میں اور آپ ، کیا بنے گا میرا اور آپ کا ، کیا کرتے ہیں میں اور آپ اپنی مٹی پہ چلنے کا قرینہ سیکھو سنگ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے تو اصل بات کیا ہے اسی کی طرف

رجوع کرنا ہے نمبر دو **وَاتَّقُوهُ** اللہ سے ڈرو اسی کا تقویٰ اختیار کرنا ہے لوگوں سے نہیں ڈرنا اللہ سے ڈرنا ہے ہم کیوں لوگوں سے ڈرتے ہیں ہم کیوں رسم و رواج پورے کرتے ہیں کیوں سماجی دباؤ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اللہ کا ڈر اور اللہ کا تقویٰ یہ میری اور آپ کی زندگی کا سرمایہ بن جانا چاہئے "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اس کو وہاں سے فائدہ پہنچتا ہے جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہیں جاتا " پھر آپ نے ایک موقع پہ فرمایا "جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے قصور بھی معاف کرتا ہے اور اسے اچھا انعام بھی دیتا ہے"۔ یہ ہے تقویٰ کا انعام غلطیاں گناہ سارے معاف کر دئیے اور اس کے ساتھ انعام بھی پھر ایک موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "انسانوں کے لئے یہ بہترین کام ہے کہ وہ ایک دوسرے کو خوف خدا کی تلقین کرتے رہیں"۔ کاش کہ مسلمانوں میں سے کوئی گھرانہ کوئی ماں باپ اب ایسے پیدا ہوں کہ جو رسموں کو توڑ دیں شادی کے موقع پہ بھی اور پھر مرنے کے موقع پہ بھی اور زندگی کے چونکہ بہت سے مواقع ہیں اور کاش کہ وہ میں اور آپ ہی ہوں میرا اور آپ کا دھڑ میرا اور آپ کا وجود ہی ہو وہ بےمثال شادی وہ یادگار شادی میرے اور آپ کے بچوں ہی کی ہو پھر ہم زمانے کی رسموں کو زندہ کرنے والے نہ بنیں پھر ہم بچوں کے ہاتھوں مجبور نہ ہو جائیں بہت سے ماں باپ خود چاہتے ہیں مگر بچے نہیں پھر مانتے وہ کہتے ہیں اچھا اپنی شادی کی دفعہ تو ساری رسمیں کی تھیں ماں باپ کہتے ہیں بچے پتہ نہیں تھا وہ کہتے ہیں کہ اس وقت آپ نے جب کیا تھا میری خوشی کا وقت ہے تو آپ کیوں نہیں کرنے دیتے تو کبھی بچے پاؤں کی زنجیر بن جاتے ہیں کبھی وہ دولت جو اتنی جمع کی ہوئی ہوتی ہے لوگوں کو دکھانے کا یہی تو وقت ہوتا ہے وہ پاؤں کی زنجیر بن جاتی ہے کبھی لوگوں کے جملے پاؤں کی زنجیر بن جاتے ہیں کبھی شوہر پاؤں کی زنجیر بن جاتا ہے کبھی بیوی شوہر کے پاؤں کی زنجیر بن جاتی ہے کبھی خاندان تو کیا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیا جائے اور جو اللہ سے ڈرے گا پھر وہ کیا کرے گا **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ** اور نماز قائم کرو اللہ کی طرف رجوع کریں گے اللہ سے ڈریں گے یہ تو دونوں ہیں قلبی فعل آپ دیکھ لیں رجوع اللہ کی طرف لوگوں کو تو نہیں پتہ آپ نے اللہ کی طرف رجوع کر کے کوئی کام کیا آپ تو ظاہری طور پر کام کر رہی ہیں تو منیبین کون ہوتے ہیں؟ جو دل اللہ کی طرف لگا دیتے ہیں قلبی کیفیت اور تقویٰ بھی دل کے اندر ہوتا ہے اثرات عمل سے نظر آتے ہیں لیکن لوگوں کو تو نہیں پتہ کہ یہ آپ کا تقویٰ ہے تو انابت بھی اور تقویٰ یہ قلبی عمل ہیں اب بدنی عمل کیا ہیں؟ **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ** اور نماز قائم کرو نماز شرائط کے ساتھ، آداب کے ساتھ، واجبات کے ساتھ، ارکان کے ساتھ، خشوع و خضوع کے ساتھ ظاہری اور باطنی آداب ہر طرح سے جو بھی اس کے آداب ہیں انفرادی زندگی میں بھی اجتماعی زندگی میں بھی اس کو قائم کیا جائے **وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ** اور نہ ہو جاؤ مشرکین میں سے تو شرک کرنے والوں میں سے تمہیں نہیں ہونا چاہئے اب یہاں پہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ کا یہ حکم مکہ مکرمہ میں دیا گیا اور مٹھی بھر لوگ تھے اور کفار قریش کے ظلم و ستم میں وہ پس رہے تھے تو مکی دور میں اقامتِ صلوٰۃ کیسے ہوئی ؟ تو اس سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ جیسے پوری پانچ نمازیں جو ہیں وہ اس سے مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھا جائے اور پھر آپ کو پتہ ہے نا کہ رسول اللہ ﷺ شروع سے ہی نماز پڑھتے تھے کیونکہ اہلِ مکہ حرم کے گرد طواف بھی کرتے تھے اور اس کے ساتھ وہ بھی نماز پڑھتے تھے لیکن شرکیہ کام کرتے تھے ان کے ہاں نیکی کا تصور تو تھا لیکن نیکی کا بگڑا ہوا تصور تھا تو یہاں پر جو نماز قائم کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے تو اس کا مطلب کیا ہے کہ عملی طور پر ایمان ، اسلام ،اور اطاعتِ حق کا اظہار کیا جائے کیونکہ پوری طرح فرض نماز کی جو شکل ہے وہ تو مراد نہیں ہے بلکہ اقامتِ صلوٰۃ کیا ہے ؟اقامتِ صلوٰۃ کے معنی یہ ہیں کہ عملی طور پر

ایمان ،اسلام ،اور اطاعتِ حق کا اعلان کیا جائے نیک لوگوں کا ساتھ دیا جائے ان کے ساتھ بیٹھا جائے **وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ** اور مشرکین میں سے نہ ہو اس کے معنی کیا ہیں ؟ ان لوگوں میں شامل نہ ہو جو شرک کرنے والے ہیں جو گمراہ ہیں تو صحبتِ صالح اختیار کریں یہ ظاہری عمل ہیں پہلے دو قلبی تھے اور ان کا قلب سے تعلق ہے اور نماز قائم کرنا اس کے ساتھ بدنی ہیں اور صحبتِ صالح اختیار کریں شرک کرنے والوں کے پاس بھی نہیں بیٹھنا یہ نہیں کہا کہ شرک نہ کرو بلکہ جو شرک کرنے والے ان میں شامل نہ ہو ان کے قریب بھی نہیں جانا تو آپ کیا کرتے ہیں آپ یہ کہتے ہیں ہم رسمیں نہیں کر رہے اب باقی لوگوں نے چالیسواں رکھا ہے تو اب ہم چلے گئے تو آپ نے جب کیا نہیں تو دوسروں نے رکھا ہے تو آپ کیوں چلے گئے عام سوگ تین دن ہے اگر کسی کا شوہر فوت جائے تو کتنا سوگ ہے؟ چار ماہ دس دن باقی پھر کوئی سوگ نہیں ہے اور رسمیں وغیرہ بھی نہیں ہیں اچھا جب یہ کہا کہ اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ تو مشرک تھے کون ؟

آیت نمبر 32۔ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

ترجمہ۔ جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ بنا لیا ہے اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ کر لیا ہے تفریق کر لی ہے ٹکڑوں میں بٹ گئے ہیں **وَكَانُوا شِيَعًا** اور وہ گروہوں میں بٹ گئے ہیں اب آپ دیکھیں کہ یہاں پہ **فَرَّقُوا** فرقہ ہے پھر دوسرا لفظ ہے **شِيَعًا** اور اس کے معنی کیا ہوتے ہیں ؟ اس کے معنی ہوتے ہیں الگ ہونا اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور آپ دیکھیں کہ پارٹی یا سیاسی فِرقے کو شیعا کہتے ہیں اور اس کا مادہ ہے **(ش ی ع)** اور وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جن سے انسان قوت حاصل کرتا ہے اور وہ اس کے ارد گرد پھیلے رہتے ہیں (ش ی ع) تشیع سے ہے اشاعت سے ہے پھیلی ہوئی چیز ، پیروکار وہ پھیلے ہوئے ہوتے ہیں مددگار بنتے ہیں ایسی پارٹی یا دھڑا جس کی بنیاد عقیدے کا اختلاف ہوتا ہے**شیعۃُ** اگر ہے تو واحد ہے اسکی جمع **شیعا** بھی آتی ہے اور **اشیاء** بھی آتی ہے یعنی ایک جیسی عادات و اطوار رکھنے والے لوگ جو پہلے گزر چکے ہوں یا موجود ہوں ہم جنس لوگ تو یہ کہا اور **حِزْبٍ** جو ہے یہ کیا ہوتا ہے یہ بھی ایک جماعت کے لئے آتا ہے کیا فرق ہے **شِيَعًا** اور **حِزْبٍ** میں ؟ **(ح ز ب)** ایسی جماعت کو کہتے ہیں جس میں سختی اور شدت پائی جائے یہاں پہ اللہ تعالی جماعت کا لفظ بھی تو استعمال کر سکتے تھے حزب کیوں کہا ؟ ایسی پارٹی ، گروہ ، جتھا یا انسانوں کی فوج جس میں شدت پائی جاتی ہے اور وہ اپنی سختی اور شدت میں ایک دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور قوت پہنچاتے ہیں پھر ایک جھنڈے تلے جمع ہو جاتے ہیں تو یہاں پہ ایک آیت میں تین مترادفات استعمال ہوئے پہلا ہے **فَرَّقُوا** فرقے سے ہے اب آپ دیکھیں یہاں پہ بھی مبالغہ ہے شدت ہے کیونکہ **"را"** پر شد آئی ہے اور فرقہ کیا ہوتا ہے فرقہ ایسی جماعت کو کہتے ہیں جو کسی بڑی جماعت سے کٹ کر علیحدہ ہو جائے، **فِرَق** کسی چیز کا الگ شدہ ٹکڑا تو اب کیا ہوا دین توحید تو ایک ہے مسلم حنیف بننا تو ایک ہی بات تھی دین اسلام تو ایک تھا پھر ہوا کیا شرک کیسے ہوا؟ کہ جب لوگوں نے اصل دین پر بہت سے اضافے کر لئے وہ شرک کرنے لگے اب پھر ان کی صفات کیا ہیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہم شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہیں اور کون ہیں جو شرک کرنے والے ہیں **مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ** جنہوں نے اپنے دین کو الگ کر لیا اپنے الگ الگ ٹکڑے کر لئے، وہ خانوں میں ٹکڑوں میں گروہوں میں بٹ گئے **وَكَانُوا شِيَعًا** اور وہ گروہوں میں بٹ گئے، پھیل گئے ،منتشر ہو گئے دین تو ایک ہے اب آپ دیکھیں کہ

؎ یوں تو مسلم بھی ہو سید بھی ہو افغاں بھی ہو
تم سب ہی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو
کیا بڑی بات تھی ہوتے کہ مسلمان بھی ایک

آج امت مسلمہ میں اتنے اختلافات ہیں تو اسلام کے لئے جمع نہیں ہوتے آج امت مسلمہ جو ذلیل اور خوار ہے خون بہہ رہا ہے عزتیں لٹ رہی ہیں آج امت مسلمہ کی حیثیت کچھ بھی نہیں پانی کے ایک قطرے کی بھی نہیں ہوا کے ایک جھونکے کی بھی نہیں کیوں اس لئے کہ آج امت مسلمہ ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ہیں ٹکڑے ٹکڑے ہیں دین اسلام ایک جسم نہیں ہے جسد واحد نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں جو شرک کرنے والے ہوتے ہیں جو توحید پرست نہیں ہوتے وہ فرقوں میں بٹ جاتے ہیں وہ گروہوں میں بٹ جاتے ہیں اور شدت ہوتی ہے ان کے اندر اور آپ دیکھیں کہ اصل دین میں کوئی شدت نہیں ہے یہ مختلف جو جماعتیں ہیں یہ مختلف جو مساجد ہیں اکٹھیں نہیں ہوتیں پاکستان کلمہ طیبہ کے نام پر لیا گیا آج کتنے سال ہوگئے 1947 میں وجود میں آیا اور اتنے سالوں بعد بھی آج تک یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ پاکستان کا قانون کیا ہونا چاہئے " کیا آزادی ہے کیا اسیری ہے" اس ملک کا پارلیمنٹ کا قانون کیا ہو فیصلے کیسے ہوں گے سیدھی سی بات ہے کہ قرآن کے مطابق ہوں گے لیکن ہوتا کیا ہے کہ لوگ آپس میں لڑتے مرتے ہیں جھگڑتے ہیں اور فروعی اختلافات پر یا جو دین میں اضافے کئے ہیں اس کو دین کی بنیاد بنا کر اپنی مسجدیں الگ اپنی جماعتیں الگ ورنہ چھوٹے موٹے جو اختلافات ہیں وہ کوئی بڑی بات نہیں ہے تو اصل بات کیا ہے کہ **كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ** ہر گروہ میں اتنی شدت ہے **حِزْبٍ** ہر گروہ میں اتنی سختی ہے **بِمَا لَدَيْهِمْ** کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ جو اس کے سامنے ہے اس کے ہاتھوں میں ہے **فَرِحُونَ** اس پر خوش ہیں اسی میں وہ مگن ہیں اصل دین تو دین فطرت ہے دین ایک تھا لوگوں نے مذاہب مختلف بنا لئے اور اب اسی پر لوگ خوش ہیں مطلب اب لوگ مسجد میں جا کے نماز نہیں پڑھتے جی وہ تو "رفع یدین" کرتے ہیں کوئی کہتا ہے وہ تو" **آمین بالجہر**"کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ نہیں جی وہ تو اب آپ دیکھیں کہ آذان کا طریقہ جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھا سیدھی سادھی آذان ہے اس کے شروع میں کچھ نہیں تھا اب آذان سے پہلے تقریباً پندرہ بیس منٹ مختلف کچھ لوگ پڑھتے رہتے ہیں اچھی چیزیں بھی بے شک پڑھیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کی ابتداء نہیں کی وہ ہمیں بھی نہیں کرنی چاہئے بعد میں پڑھیں دعائیں ہیں درود شریف ہے تو بعد میں پڑھیں جس جماعت کے پاس جس مسجد والوں کے پاس جس اسلامی ملک کے پاس جو طریقہ ہے اسی پہ وہ خوش ہیں اور اسی میں وہ مگن ہیں اور دوسرے مسلمانوں کا گلا کاٹا جا رہا ہے فلسطین کے اندر حماس والے شہید ہو رہے ہیں اور دوسرا جو گروہ ہے محمود عباس کا ان کے کانوں میں کوئی جوں نہیں رینگ رہی وہ بالکل خاموش ہیں وہ اپنے آپ میں مگن ہیں تو کیا بات ہے اسی طرح پاکستان میں مسلمانوں کا جب خون بہتا ہے یا کسی بھی اسلامی ملک میں مسلمانوں کا جب خون بہتا ہے تو ہم کیوں کہتے ہیں فلاں تو اصل میں کویتی ہے فلاں تو پاکستانی ہے فلاں وہ تو فلاں جگہ کا مسلمان ہے تو رنگ نسل سب چیزیں مطلوب نہیں تھیں اصل بات کیا تھی بین الاقوامی سطح پہ بات ہو فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے سب خاموش ہیں اور اسلامی ملک بھی خاموش ہیں باقیوں کی خاموشی پہ افسوس نہیں ہے افسوس کس بات پہ ہے ؟ اسلامی ملکوں پہ ، پچاس سے زیادہ اسلامی ریاستیں ہیں کسی ایک نے نہیں کہا کہ یہ غلط ہے تو ایسے میں کیا ہونا چاہیئے سوچنا چاہیئے انہیں اس بات پر کہ ضمیر کہاں مر گئے غیرت کہاں چلی گئی اللہ کی محبت کہاں ہے دین فطرت کہاں ہے کہاں تھے وہ مسلمان کہ ہندوستان میں ایک عورت کو ڈاکو نے لوٹا ہے اور محمد بن قاسم چڑھائی پہ چڑھائی کرتا وہ سترہ سال کا نوجوان آیا ہے کہ اس کو جوابدہ ہے تو اب سب کچھ ہوتا ہے ساتھ کے گھر میں ڈاکہ پڑتا ہے دوسرا اٹھتا نہیں ہے سامنے قتل ہو رہا ہوتا ہے پاس

کوئی گاڑی روکتا نہیں ہے مر رہے ہوتے ہیں کوئی ہسپتال لے کے جاتا نہیں ہے **كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ** ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہیں اور یہی وجہ ہے بغداد کے اندر جب ہلاکو خان اور چنگیز خان مسلمانوں کو قتل کر رہا تھا اس کی فوجیں بغداد کو فتح کر رہی تھیں ، محل کے اندر پہنچ رہی تھیں ،سارے علاقوں کو فتح کرتی جا رہی تھیں ، مسلمانوں کی کھوپڑیوں کے مینار بنا رہے تھے وہ لوگ مسلمانوں کی جتنی اسلامی کتابیں تھی انہیں دریائے دجلہ میں ڈالا جا رہا تھا جس سے سیاہ ہو گیا تھا اس کا پانی اس وقت پتہ ہے علماء کیا کر رہے تھے مساجد میں بیٹھے مناظرہ بازی کر رہے تھے اختلافات میں گھرے ہوئے تھے اور آج بھی امت مسلمہ بڑی شدت سے اختلافات میں گھری ہوئی ہے اور سمجھ نہیں آتی عوام پریشان ہیں

ایسے نادان مسافر کہیں دیکھے نہ سنے
اپنی سمجھی ہوئی منزل کا پتہ بھول گئے
؎ ادھر ادھر کی تو بات نہ کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے راہزنوں کی خبر نہیں تیری راہبری کا سوال ہے

تو بات یہ نہیں ہے کہ وہاں خون بہ رہاہے وہاں مسلمان شہید ہو رہے ہیں وہاں جیلوں میں ہیں وہاں بڑی تکلیف میں ہیں وہاں پریشانی میں ہیں بات یہ نہیں ہے بات تو یہ ہے کہ تم کہاں ہو مسلمانوں تمہارے امام کہاں ہیں کیوں ٹیپو سلطان اب پیدا نہیں ہو رہا کیوں محمود غزنوی نہیں ہے جس نے سومنات کے مندر جو تھے وہ ڈھا دیئے تھے کیوں سلطان صلاح الدین ایوبی پیدا نہیں ہوا کیوں کیا ہو گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیدا نہیں ہوئے یہ سارے مرد، یہ سارے سپوت، یہ سارے امام یہ سارے جرنیل یہ سارے مجاہد کہاں سے آئے تھے عورتوں نے ہی جنم دیئے تھے وہ میری اور آپ جیسی ہی تھیں نا وہ ان کی گودوں ہی سے آئے تھے نا تو بات کیا ہے کہ اب ماؤں نے سپوت جنم دینے چھوڑ دیئے ہیں اب مائیں بچوں کو توحید اور آخرت کی لوریاں نہیں سناتیں قرآن کے واقعات نہیں سناتیں۔ مکہ کے بدو، مکہ کی عورتیں کیسی تھیں؟ کیسا اسلام قبول کیا؟ کیسی ان کی زندگی گزری تھی ڈاکہ ڈالنا زنا کرنا چوریاں کرنا لڑائیاں کرنا قتل و غارت شراب نوشی کیا کیا برائی تھی جو وہ نہیں کرتے تھے دنیا میں جنت کی بشارت مل گئی عورتیں بھی پیچھے نہیں تھیں مردوں کے ، وہ اونٹوں کی مہاریں تھامنے والے وہ قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج کے مالک ہو گئے وہ جن کو منہ دھونا نہیں آتا تھا اونٹوں کی مہاریں تھامنا اٹھنا اور پھر پہاڑوں پہ چلے جانا اپنی بکریوں کو چرانے کے لئے وہ کونسی تہذیب تھی وہ کونسا تمدن تھا وہ کونسی طاقت تھی وہ کونسا غلبہ تھا وہ کونسا اسلحہ تھا کہ جنہوں نے دنیا کو اپنے قدموں کے نیچے کر لیا تو وہ دینِ فطرت تھا وہ دینِ اسلام تھا

؎ "کل جس کا اعلان کیا تھا کوۂ صفا پہ آقا نے آج بھی وہ سچائی لوگوں سب سے بڑی سچائی ہے"

تو حالات بدل سکتے ہیں ہم ستاروں کو اپنے قدموں میں جھکا سکتے ہیں اگر آج بھی ہمارے اندر ابراہیم کا ایمان پیدا ہو جائے تو دینِ فطرت دینِ حنیف ہم اس پر قائم رہ سکتے ہیں آج بھی مسلمانوں کی حالت بدل سکتی ہے لیکن اس کے لئے مجھے اور آپ کو اٹھنا ہوگا محنت کرنی ہوگی کوشش کرنی ہوگی اپنے فرائض ادا کرنے ہوں گے اور یہ کمپیوٹر یہ انٹرنیٹ یہ ٹی وی یہ میڈیا یہ بے حیائی کا جن اور بھوت ہے جو ہمارے بچوں کو نگلتا جا رہا ہے یہ فون جو آگ بن گئے ہیں ان کو مجھے اور آپ کو کنٹرول کرنا ہوگا ان کو مجھے اور آپ کو نیکی کے راستوں میں استعمال کرنا ہوگا اپنے وقت کی منصوبہ بندی کرنی ہوگی اپنی دوستیوں کا جائزہ لینا ہوگا اپنے پیسے اپنے اوقات کا بہترین استعمال کرنا

ہوگا تو دینِ فطرت پر قائم ہونا ہے **منیبین** بننا ہے یہی اللہ تعالیٰ پیغام دیتے ہیں۔ اب اس پہ خوش مت ہوں کہ کوئی ننگے کپڑے پہنتا ہے تو کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں کوئی اسلام سے ہٹ کر ہے تو ہم کہتے ہیں کوئی بات نہیں بس اپنی نماز اپنا روزہ اپنا حج اپنی زکوٰۃ نہیں اصل بات کیا ہے مجھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں انسان کا حال کیا ہے

آیت نمبر 33۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ

ترجمہ۔ لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اُسے پکارتے ہیں، پھر جب وہ کچھ اپنی رحمت کا ذائقہ انہیں چکھا دیتا ہے تو یکایک ان میں سے کچھ لوگ شرک کرنے لگتے ہیں

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ انسان کا حال تو یہ ہے کہ جب چھو جاتی ہے انسان کو، جب پہنچتی ہے انسان کو **ضُرٌّ** تکلیف جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے مصیبت آتی ہے بدحالی میں آجاتا ہے دکھ ایکسیڈنٹ ، نوکری چھوٹ گئی کوئی مصیبت اچانک آگئی ،اولاد نہیں ہے بچوں کا رشتہ نہیں ہو رہا کسی نے کوئی الزام لگا دیا ہے کوئی مقدمہ ہو گیا ہے کچھ بھی مصیبت آئی **دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ** تو پکارتے ہیں اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کر کے پھر کیا کرتے ہیں یارب یارب پھر اللہ اللہ کرتے ہیں اللہ کی طرف لوٹتے ہیں اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں **ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً** پھر جب وہ چکھا دیتا ہے اُن کو **أَذَاقَهُم** کا مطلب کیا ہے اللہ چکھاتا ہے اللہ جب اُن کو چکھا دیتا ہے **مِّنْهُ** اپنے پاس سے**رَحْمَةً** رحمت نوکری نہیں تھی تو پھر اللہ نے نوکری دے دی یعنی تلاشِ روزگار میں وہ مصروف تھا اللہ نے اسباب مہیا کر دیئے **رَحْمَت** بن گئی اچانک نوکری مل گئی رشتہ ڈھونڈ رہے تھے ملتا نہیں تھا پاس سے ہی ہو گیا رشتہ اچانک ایک دم ہی ہو گیا پھر کیا ہوا بیماری تھی بڑے لوگوں کے پاس گئے بڑی دوائیاں بڑا پیسہ بڑا علاج کروایا مگرمٹی کی چٹکی پہ اللہ نے شفا دے دی پتہ ہی نہیں چلا کہ کب ٹھیک ہو گئے **رَحْمَت** آ گئی اب کیا ہوا کہ بدحالی خوشحالی میں بدل گئی وہ صحت کی ہو وہ دولت کی ہو۔ اولاد نہیں تھی 20 سال ہو گئے دعائیں کرتے اور ہوا کیا یہ سچا واقعہ ہے کہ ایک عورت کے 20 سال سے اولاد نہیں ہو رہی تھی پھر ہوا کیا کہ اس کے شوہر کا بھائی فوت ہو گیا تو اس عورت کے شوہر نے جس کے اولاد نہیں تھی اس نے کہا کہ اب اس کی بیوی کو گھر میں ہی رکھ لیتے اس سے شادی کر لی آپس میں دونوں کی رضا مندی سے شادی ہو گئی اور وہ عورت جس کا شوہر فوت ہوا تھا تو اس کے دو بیٹے تھے اب کیا ہوا کہ جب شوہر نے شادی کی تو 20 سال بعد یہ شادی ہوئی اور شادی ہوتے ہی جو سوکن تھی جس کے اولاد نہیں تھی وہ حاملہ ہو گئی اللہ نے اس کو اولاد دے دی قدرت کے رنگ دیکھیں جس کے اولاد نہیں تھی اس کو اللہ نے اولاد دے دی دوسری بیوی کے پاس تو دو بیٹے تھے جس کا شوہر فوت ہو گیا تھا تو اب کیا ہوا کہ بظاہر تو وہ مصیبت تھی لیکن اللہ نے اس کے لئے اس کو رحمت بنا دیا اولاد نہیں ہے چلو یہ تو ایک بڑی انوکھی مثال ہے لیکن بہت سی مثالیں ایسی ہیں کہ پہلے اولاد نہیں تھی پھر اولاد ہو گئی پہلے بیٹا نہیں تھا پھر بیٹا ہو گیا اب اللہ نے کیا کیا **ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً** تو پھر اللہ نے اس کو اپنی رحمت کا مزا چکھایا **ثُمَّ** یہاں پہ پھر **فجائیہ** ہے اچانک یا پھر آپ اس کو کہہ سکتے ہیں کہ زمانہ گزرا وقت گزرا پھر اللہ نے اس کو اپنی رحمت سے نوازا پھر ہوا کیا **إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ** **إِذَا** یہاں پہ اچانک کے معنی میں آیا ہے اچانک دن بدلے اچھے دن آئے **فَرِيقٌ مِّنْهُم** ان میں سے ایک فریق **بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ** پھر اپنے رب سے شرک کرنے لگے اب یہ نہیں کہا کہ سبھی لوگ

ایسا کرتے ہیں فرقہ کیا ہوتا ہے؟ بڑی جماعت میں سے کچھ لوگ کٹ جائیں تو اس میں سے پھر کچھ لوگ کیا کرتے ہیں کہ معبودوں کی نظریں نیازیں چڑھانی شروع کرتے ہیں پھر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں مشکل کشا، فلاں داتا گنج بخش پھر دوسروں کے نام لیتے ہیں بھول جاتے ہیں کہ اللہ داتا ہے اللہ مشکل کشا ہے

آیت نمبر 34۔ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ
ترجمہ۔ تاکہ ہمارے کیے ہوئے احسان کی ناشکری کریں اچھا، مزے کر لو، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا
لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ایسا کیوں کرتے ہیں لوگ شرک کیوں کرتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم نے اس کو عطا کیا ہے ان کو دیا ہے اس کی وہ ناشکری کریں **فَتَمَتَّعُوا** پس وہ مزے کر لیں کب تک ناشکری کریں گے کب تک کفر اور شرک کریں گے **فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ** پس عنقریب ان کو پتہ چل جائے گا جلد ہی ان کو پتہ چل جائے گا یہ لوگ شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جلدی ان کو پتہ چل جائے گا کہ یہ جو شرک کر رہے ہیں یہ شرک ان کے لئے کتنا نقصان دہ ہے اور جلدی سے مراد کیا ہے کہ دنیا ہی میں شرک کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت پریشانی آجائے یا پھر آخرت کا ان پر عذاب آجائے پھر اللہ رب العزت پوچھتے ہیں

آیت نمبر 35۔ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ
ترجمہ۔ کیا ہم نے کوئی سند اور دلیل ان پر نازل کی ہے جو شہادت دیتی ہو اس شرک کی صداقت پر جو یہ کر رہے ہیں؟

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا جو یہ شرک کر رہے ہیں کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل کی ہے ان کے پاس شرک کرنے کی کوئی دلیل ہے کوئی سند ہے سلطان کے لئے **فَهُوَ** آیا ہے شرک کرنے کی کوئی دلیل ہے کہ **فَهُوَ يَتَكَلَّمُ** کہ جو کلام کرتی ہو جو شہادت دیتی ہو **بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ** اس شرک کی صداقت پر جو یہ کر رہے ہیں گویا کہ سوال کیا ہے کہ وہ دلیل خود بولنے لگے جو اسے بیان کرے جسے اللہ کے ساتھ شریک کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو ان کا شرک ہے یہ بلا دلیل ہے تو حید کے اثبات میں پیغمبر اور کتابیں ہیں کائنات ہے ان کا اپنا وجود ہے **فِطْرَتَ اللَّهِ** اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کیسے کی؟ **فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا** (30۔ سورت الروم) اُس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا۔ لیکن پھر انسان شرک کرتا ہے اور دلیل بھی کوئی نہیں ہے

آیت نمبر 36۔ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ
ترجمہ۔ جب ہم لوگوں کو رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر پھول جاتے ہیں، اور جب ان کے اپنے کیے کرتوتوں سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یکایک وہ مایوس ہونے لگتے ہیں

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس پر وہ پھول جاتے ہیں **وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ** اور جب ان کو پہنچتی ہے کوئی مصیبت کوئی برائی کوئی پریشانی **بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ** جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا یعنی ان کے اپنے کرتوتوں سے ان پر کوئی مصیبت آجاتی ہے **وَإِذَا** یہاں پہ پھر کیا ہے اچانک کے معنی میں پھر فوراً یکا

یک مایوس ہونے لگتے ہیں تو آپ دیکھئے کہ یہاں پر بھی اللہ رب العزت کیا بات بتاتے ہیں پچھلی جو آپ نے آیاتِ قدرت پڑھی اس میں آپ نے پڑھا تھا کہ کتنا اختلاف ہے میاں بیوی میں اختلاف تو ہے لیکن جب تک وہ آپس میں اکٹھے نہ ہوں تو وہ مکمل نہیں ہوتے اختلاف کے باوجود ان میں ایک مطابقت پائی جاتی ہے آپ اس کو نوٹ کر لیں کائنات کے اندر اختلاف تو ہے لیکن اختلاف کے ساتھ ایک مطابقت ہے اختلاف کے ساتھ ہی اللہ رب العزت نے کثرت کے اندر ایک وحدت رکھی ہے اتنے اختلاف پیدا کرنے والا ایک ہے بہت سے خدا نہیں ہیں اور اسی طرح یہاں پہ کیا کہا جا رہا ہے کہ اگر جب برے دن آتے ہیں تو اچھے بھی تو آتے ہیں نا جب اچھے دن آتے ہیں تو پھر برے بھی آنے چاہئے مانگنے تو نہیں چاہئے لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میرا طریقہ ہے دن ہے تو رات ہے آپ نے یہ نہیں پڑھا مرد اور عورت تو اصل بات کیا ہے مصیبت یہ ہے کہ جب اچھے دن آتے ہیں تو انسان سمجھتا ہے کہ یہ میری وجہ سے ہیں جب برے دن آتے ہیں تو انسان رونے لگتا ہے مایوس ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کبھی اچھے دن آئیں گے ہی نہیں تو دراصل یہاں پر جو پیغام دیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ تکلیف اور راحت دونوں آزمائش ہیں جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو اس پر وہ پھول جاتے ہیں تو پھر کیا ہونا چاہئے نعمتیں اور رحمتیں ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث یہاں پر پوری آتی ہے اور بڑی خوبصورت **حدیث** کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ وہ ہر حال میں نیکیاں ہی نیکیاں سمیٹتا ہے۔ کیسے کہ جب اس پر خوشحالی کے دن آتے ہیں اچھے دن آتے ہیں تو وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور جب برے دن آتے ہیں تو وہ اس پر صبر کرتا ہے تو وہ ہر حال میں خیر ہی خیر سمیٹتا ہے۔ تو یہاں پر جو بات سمجھائی جا رہی ہے کہ جب نعمتوں کی بارش ہو تو اللہ کا شکر کرنا یہ نہ ہو کہ پھولے نہ سماؤ۔ **وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ** اور جب مصیبت آ جاتی ہے **بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ** ان کے اپنے کئے کرتوتوں کی بنا پر تو **إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ** وہ یکا یک مایوس ہونے لگتے ہیں تو دنیا میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ فخر اور غرور کے نتیجے میں نا شکری اور نمک حرامی کی وجہ سے اللہ تعالی آزمائشیں بھی ڈال دیتا ہے اور بعض اوقات نیک لوگوں پہ ویسے بھی آزمائشیں آتی ہیں دونوں طرح ہی آتی ہیں پھر اس وقت مایوس نہیں ہونا چاہئے رات کتنی ہی لمبی کیوں نہ ہو، کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو، کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو، کتنی ہی خوفناک کیوں نہ ہو، کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو لیکن ہر رات کی ایک صبح ضرور ہوتی ہے ہر رات کی تاریکی میں صبح چھپی ہوئی ہوتی ہے تو کتنے ہی مشکل دن کیوں نہیں ہیں کتنے ہی سخت دن کیوں نہیں ہیں لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ اللہ تعالی دنوں کو بدل دیں گے اللہ تعالی جو مشکل اور مصیبت ہے اس کو ختم کر دیں گے یہ بات بہت اہم ہے اور لوگ کیا کرتے ہیں پریشان ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں کسی ٹرین کے نیچے آ گئے، بلندی سے انہوں نے چھلانگ لگا دی تو یہاں پر یہ بتایا جارہا ہے کہ تکلیف ہے یا رحمت دونوں اللہ کی طرف سے ہیں اور مایوسی کفر ہے

آیت نمبر 37- أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
ترجمہ۔ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ ہی رزق کشادہ کرتا ہے جس کا چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے (جس کا چاہتا ہے) یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ پھیلا دیتا ہے کشادہ کرتا ہے رزق کو **لِمَن يَشَاءُ** جس کے لئے وہ چاہتا ہے **وَيَقْدِرُ** اور کم دیتا ہے اس کو ایسے پڑھیں گی **لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ** جس کے لئے وہ چاہتا ہے اس کے لئے تنگ بھی کر دیتا ہے تو یہاں ایک اور بات پتہ چلی کہ نعمت اور

آزمائش دونوں میں صحیح رویہ اختیار کرنا چاہئے کبھی نوکری ہے اور کبھی نہیں ہے کبھی دن اچھے ہیں کبھی دن برے ہیں تو رزق کھلا ہو یا کم رزق کی کمی بیشی اس سے کسی کی فضیلت یا درجہ بندی میں فرق نہیں ہوتا یہ تو آزمائش کے دن ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پیچھے بھی بتایا کہ کائنات میں ہر چیز جوڑا جوڑا بنائی۔ دنیا ہے تو آخرت ضرور ہوگی زندگی ہے تو موت ضرور ہوگی مرد ہے تو عورت ہے دن ہے تو رات ہے اسی طرح سے رحمت ہے تو سیئاءبھی ہے تو ہونا کیا چاہئے کسی کو اللہ نے زیادہ دیا ہے کسی کو کم دیا ہے تو جس کو زیادہ دیا ہے وہ پھول کر فرعون اور ہامان نہ بن جائے ابو جہل نہ بن جائے نمرود نہ بن جائے جس کو کم دیا ہے وہ مایوس ہو کر خودکشی نہ کر لے یا پھر یہ کہ روتا دھوتا نہ رہے یا پھر یہ کہ اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی ہے یا پھر یہ کہ ہر وقت شکوہ ہی کرتے رہنا کہ میری قسمت ہی پھوٹی ہوئی ہے میرے تو دن ہی اچھے نہیں ہیں میں تو ہوں ہی بڑی ہی بدقسمت میرا تو کوئی کام بھی اچھا نہیں ہوتا ساری زندگی اسی طرح رو رو کے گزر گئی میری دیکھو دوسری بہن کتنی مزے میں ہے فلاں کے کیسے اللہ نے اتنے اچھے رشتے دے دیئے میری بیٹی پڑھی لکھی خوبصورت ہے اس کا تو کوئی رشتہ نہیں آیا فلاں کی طلاق یافتہ بیٹی کو ڈاکٹر کا رشتہ آگیا اور میری دیکھو پڑھی لکھی اچھی خوبصورت بیٹی اور اس کو تو کوئی عام بھی رشتہ نہیں ملتا۔ یہ یاد رکھیں اس کائنات کے اندر اللہ تعالیٰ نے توازن برقرار رکھا ہے کسی کو لمبا کسی کو چھوٹا بنایا ، پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہیں کسی کو موٹا کسی کو پتلا کسی کو امیر کسی کو غریب بنایا ہے اور اسی میں اس کی آزمائش ہے تو صحیح رویہ کیا ہے کہ جس حال میں ہیں اس پر راضی ہو جائیں نعمتوں پر شکر اور آزمائشوں پر صبر کریں **إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ** یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لانے والے ہیں جو ماننے والے ہیں اب آپ دیکھیں کہ اہل ایمان کو بتایا جا رہا ہے کہ کفر نہیں کرنا شرک نہیں کرنا ایمان لانا ہے اب آگے بتایا جا رہا ہے کہ جو مال ہے تھوڑا یا زیادہ اس کا استعمال کیسے کریں

آیت نمبر 38۔ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ۔ پس (اے مومن) رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین و مسافر کو (اُس کا حق) یہ طریقہ بہتر ہے اُن لوگوں کے لئے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوں، اور وہی فلاح پانے والے ہیں

فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ پس ! اے مومن، اے ایمان لانے والے، اے مسلمِ حنیف بننے والے، اے تقویٰ اور اقامتِ صلوٰۃ کرنے والے تو کیا کرو ؟**فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ** رشتے دار کو اس کا حق دو بڑی خوبصورت بات ہے ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ دیتے **فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ** رشتے دار کو دے **حَقَّهُ** نہ کہتے اس کا کیا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اگر کسی کو زیادہ دیا ہے تو تیرے مال میں تیرے رشتے داروں کا حصہ رکھا ہے دوسروں کا حصہ تمہیں زیادہ دے دیا ہے تاکہ تم بانٹو یہ تمہارے لئے ایک امتیاز ہے یہ تمہاری عزت بڑھانے کے لئے میں نے ایسا کیا کہ تمہیں امیر بنا دیا تیرے رشتے داروں کو غریب بنا دیا اب تم کیا کرو تیرے رشتے داروں کا حق ان کو دو **وَالْمِسْكِينَ** اور مسکین کو بھی دے اور مسکین میں محتاج فقیر ضرورت مند ہر طرح کی لوگ آ جاتے ہیں **سَاكَنَ** جو ایک جگہ رکے ہوئے ہیں غریب لوگ ہیں **وَابْنَ السَّبِيلِ** اور مسافر تو اس پوری بات کا نچوڑ کیا ہے یہ نہیں کہا کہ رشتے دار ،مسکین اور مسافر کو خیرات دے آپ یوں پڑھیں گی **فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ** ، **فَآتِ وَالْمِسْكِينَ حَقَّهُ** ، **فَآتِ وَابْنَ السَّبِيلِ حَقَّهُ** ہر ایک کو اس کا حق دے جو جب آپ دیں تو اس کا حق سمجھ کر ادا کریں تو دینے کے طور

طریقے کیا ہیں کبھی یہ خیال نہ آئے کہ کسی کو دے رہے ہیں تو احسان کر رہے ہیں نمبر 2. ان کو حقیر نہ سمجھیں نمبر 3. یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کے پاس جو مال ہے وہ آپ کے لئے آزمائش کے طور پر دیا گیا ہے اگر ایسا نہ کیا تو پھر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے اور نیکی کر کے نیکی کو ضائع کرنا ہے **ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ** یہ طریقہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں یہ ہے بہترین کہ جب کسی کو اس کا حق دیا جائے جب صدقہ خیرات کیا جائے تو کیسے کرنا ہے **يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ** اللہ کی رضا چاہنے کے لئے جیسے آپ نے قرآن میں کئی مقامات پہ پڑھا کہ انبیاء نے کیا کہا **اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰہِ. اور** سورت الدہر میں کیا چیز آتی ہے **وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا () إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا** (8,9۔ سورت الدھر) جب وہ ان کو کھلاتے پلاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے ہمیں تم سے کوئی شکریہ بھی نہیں چاہئے ہم تو اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں **وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ** یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یہ فلاح بڑی مشکل سے ملتی ہے لیکن اس میں بقاء ہے۔ فلاح میں چیرنا پھاڑنا اور بقاء کے معنی پائے جاتے ہیں

آیت نمبر 39۔ وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ

ترجمہ۔ جو سُود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے، اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا، اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، اسی کے دینے والے در حقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ اور جو تم دیتے ہو سود **لِّيَرْبُوَ** تاکہ بڑھ جائے **فِي أَمْوَالِ النَّاسِ** لوگوں کے مال میں **فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ** اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا **وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ** اور جو تم زکوٰۃ میں سے دیتے ہو اور کیوں دیتے ہو **تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ** اللہ کی رضا کے لئے دیتے ہو **فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ** اور پس وہی دینے والے درحقیقت کیا ہیں **هُمُ الْمُضْعِفُونَ** وہ اپنے مال بڑھاتے ہیں اب آپ دیکھیں کہ یہاں پہ **مُضْعِفُونَ** استعمال ہوا ہے مصدر کے فرق سے معنی میں فرق پیدا ہو جاتا ہے فرق کیاہے؟ اب آپ دیکھئے کہ مادہ تو ہے **(ض ع ف)** اور اس کے معنی کیا ہوتے ہیں کمزوری کے لئے بھی آتا ہے ضعیف اور اس کے علاوہ دُگنا چُگنا کے لئے بھی آتا ہے کیوں ایسا ہوتا ہے کہ جب مصدر فرق ہو جاتا ہے تو معنی میں فرق ہو جاتا ہے **ضَعِيْفُ** کمزور **ضَاعَفَهُ ضَعَفَهُ** کئی گنا دینا، زیادہ دینا یا پھر کہہ لیں کہ "**عین**" کلمہ کی حرکت کی وجہ سے معنی فرق ہو جاتا ہے **فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ** کہ یہی لوگ ہیں جو اپنے مال کو دُگنا کرنے والے ہیں یہ جو آیت ہے یہ بڑی اہم آیت ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ اس سے مراد وہی سود ہے جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ یہاں رِبَا سے مراد سود نہیں ہے جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے بلکہ وہ عطیہ یا تحفہ ہے جو اس نیت سے دیا جائے کہ لینے والا بعد میں اس سے زیادہ کر کے واپس کرے گا مثلاً شادیوں میں رواج ہے کہ لوگ کسی کو پیسہ دیتے ہیں 100 ڈالر دیئے تو امید کیا ہوتی ہے؟ چلو کل کو مجھے 150 دے گا جب میرے بیٹے کی شادی ہوگی تو لوگ کیا کرتے ہیں آپ دیکھیں کہ بعض شادیوں پر بعض گھروں میں کوئی قلم اور کاغذ لے کے بیٹھا ہوتا ہے اور لکھ رہا ہوتا ہے یہ تو صحیح ہے کہ آپس میں تحفے تحائف دینے چاہئے **:"تهادوا تحابوا"**.تاکہ آپس میں محبت پیدا ہو لیکن دے کر یہ نیت نہیں رکھنی چاہئے کہ مجھے زیادہ ملے گا سمجھ آئی بات کی؟ اچھا

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد سود ہے تو وہ کیا کہتے ہیں؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح شراب کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے تین حکم نازل کئے تھے شراب پہلی دفعہ ہی تو حرام نہیں ہوگئی تھی بلکہ کیا تھا کہ سب سے پہلے **سورت البقرہ کی آیت نمبر 219** میں کہا کہ اس کا گناہ اس کے فائدے سے زیادہ ہے پھر **سورت النساء آیت 43** میں کہا کہ نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ پھر اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے **سورت المائدہ آیت 190,191** میں شراب کی قطعی حرمت کا حکم دیا بالکل اسی طرح مفسرین یہ کہتے ہیں کہ یہاں سود کے متعلق اللّٰہ تعالیٰ نے اتنی بات بتائی کہ سود وہ چیز نہیں ہے کہ جس سے دولت بڑھتی ہے ظاہری طور پر لگتا ہے کہ کل کو ہمیں زیادہ فائدہ ملے گا یا پہلے سے لوگ طے کر لیتے ہیں بلکہ کیا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے کہا کہ سود سے دولت نہیں بڑھتی بلکہ زکوٰۃ سے دولت بڑھتی ہے اب یہ بھی سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ تو مکی دور میں فرض ہی نہیں ہوئی تھی تو پھر زکوٰۃ سے کیا مراد ہے اصل میں زکوٰۃ کہتے ہیں اپنے آپ کو پاک کرنا تو زکوٰۃ سے مراد وہ زکوٰۃ نہیں ہے جو جا کے مدینہ میں فرض ہوئی بلکہ زکوٰۃ سے مراد کیا ہے صدقہ خیرات جو بھی مال اللّٰہ کی رضا کے لئے دیا جائے جس سے مال پاک ہو نفس میں قلب میں طہارت پیدا ہو تو وہ کیا کہتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ سود کے بارے میں پہلا حکم ہے جس سے لوگوں کو سوچنے پر مجبور کیا گیا کہ سود کے ذریعے سے دولت نہیں بڑھتی زکوٰۃ کے ذریعے سے دولت بڑھتی ہے مال بڑھتا ہے کیوں ؟ اس لئے کہ سود کے ذریعے سے لوگوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے بظاہر لگتا ہے کہ بہت فائدہ ہو رہا ہے سود کے ذریعے سے دولت ایک جگہ آ کے رک جاتی ہے کیوں ؟ دولت کا بہاؤ غریبوں سے امیروں کی طرف ہوتا ہے زکوٰۃ میں کیا ہوتا ہے دولت کا بہاؤ امیروں سے غریبوں کی طرف ہوتا ہے دولت گردش کرتی ہے معاشرے میں جب دولت غریبوں کو ملتی ہے زکوٰۃ صدقات کی شکل میں تو وہ دعائیں دیتے ہیں محبت پیار بڑھتا ہے اور سود کی شکل میں نفرت پیدا ہوتی ہے دشمنی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو کیا بڑھتا ہے زکوٰۃ سے دولت بڑھتی ہے محبت بڑھتی ہے اور اجر بڑھتا ہے اور سود سے نہیں بڑھتاسود کا پہلا حکم اس آیت یعنی سورت **الروم آیت 39** میں آیا ہے۔ سود کا دوسرا حکم **سورت اٰلِ عمران آیت 130** میں اور پھر سب سے آخر میں سود کی قطعی حرمت کا حکم آیا **سورت البقرہ آیت 275 سے 279** میں اللّٰہ تعالیٰ نے قطعی طور پر سود کو حرام قرار دے دیا آپ پڑھ چکی ہیں سود کے بارے میں تفصیل وہاں پہ تو بہرحال یہ اس کی ابتدائی آیت ہے۔